دعائے امیرالمومنین علیہ السلام

(منظوم)

مع منظوم اردو ترجمہ

مرزا انوار حسین انوار

تعارف

کچھ دنوں کی بات ہے کہ ناچیز کے بڑے بھائی جناب مستطاب مولانا سید رضی حیدر صاحب قبلہ مدظلہ العالی وطن مالوف سادات سیمن ضلع بجنور (یوپی۔ انڈیا) سے اپنے خاندان، اعزا اور احباب سے ملنے کراچی تشریف لائے تھے میں اپنے بھائی کے تبحر علمی، تدریسی صلاحیتوں، دینداری اور اخلاقی قدروں پر خامہ فرسائی کروں اس کی ضمیر اجازت نہیں دیتا بس اتنا عرض کرنا چاہوں کہ ان کے متعلق متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ "وہ اعلیٰ کردار کے حامل ہیں اور ایک نقید المثال عالم باعمل ہیں" صاحب موصوف نے اپنے ایک دیرینہ مخلص اور معتمد رفیق جناب مولانا مرزا انوار حسین صاحب قبلہ انوار سے میرا تعارف کرایا اور آپ کی غیر معمولی قابلیت، ادبی و علمی کاوشوں اور اوصاف حمیدہ سے روشناس کرایا۔ آپ کا تعلق موضع مراد پورہ مظفر نگر یوپی سے ہے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم منصبیہ کالج میرٹھ میں ہوئی آپ نے منشی، فاضل، مولوی، کامل، اعلیٰ قابلیت، طبیب حاذق اور بی اے کے امتحانات امتیازی نمبروں سے پاس کئے، ہندوستان میں آپ شعبۂ تعلیم سے منسلک رہے اور بحیثیت ہیڈ مولوی، لکچرر اور ہوسٹل سپرنٹنڈنٹ نمایاں خدمات انجام دیں ۱۹۵۸ء میں ترک وطن کر کے کراچی چلے آئے۔ ابتدا میں یہاں بھی ڈی پی این ہائی اسکول اور ایرانیان ہائی اسکول میں ماسٹر رہے پھر حکومت پاکستان کے شعبہ فارسی سے منسلک ہو گئے اور آجکل فارسی جریدہ "ہلال" سے وابستہ ہیں۔ فارسی اور اردو کے بڑے اچھے شاعر ہیں۔ فارسی کلام کی ستائش میں حکومت ایران سے آپ کو دو اسناد اور شہنشاہ ایران کی جانب سے طلائی تمغہ "پہلوی" آپ کو مل چکا ہے۔

سردست مولانائے محترم کا امیر المومنین علیہ السلام کی منظوم دعا کا منظوم اردو ترجمہ ہدیۂ ناظرین کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ "گر قبول افتد زہے عز و شرف"۔ ساتھ ہی ملتجی ہوں کہ حضرات میری توفیقات دینی میں اضافہ اور میرے زیر علاج مریضوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ شکریہ۔

ہومیو پیتھک ڈاکٹر سید ممتاز حیدر

سکونت :-
7/15/A-1 ناظم آباد کراچی ۱۸
فون : ۶۱۰۴۳۳

ہومیو پیتھک کلینک (فون ۲۲۹۲۳)
مارٹن روڈ۔ نزد موتی مسجد۔ کراچی

پیش لفظ

حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی دعائے منظوم اور اس کے مفہوم کا اردو میں منظوم ترجمہ ہدیۂ ناظرین ہے مولا کی یہ باعظمت دعا وظائف مومنین کا اہم جزو رہی ہے اور محبان اہلبیتؑ ہر دور میں اس کے ورد سے فائز المرام ہوتے رہے ہیں اس مقدس دعا کی برکت سے جملہ حاجات دینی و دنیوی برآتی ہیں۔ چونکہ دعا میں مخمس کے جملہ بند حروف ابتث کی ترتیب سے نظم ہوئے ہیں اس لئے ہم نے بھی اسی ترتیب کو اردو نظم میں ملحوظ رکھا ہے۔

بفحوای کلام الامام امام الکلام، امام کے فرمودات کی صحیح ترجمانی خواہ وہ نثر ہی میں کیوں نہ ہو دشوار ہے لہذا اپنی علمی استطاعت کی کوتاہی کا اعتراف کرتے ہوئے صاحبان علم سے استدعا ہے کہ وہ تصحیح سے مستفید فرمائیں۔ امید ہے کہ مومنین کرام یہ دعا اور اس کا ترجمہ پڑھ کر اس عبد گنہگار کو بھی دعائے خیر میں شمولیت کا شرف بخشیں گے۔

خادم المومنین انوار حسین غفر اللہ ذنوبہ

ڈی۔ ۲/۱۱، ملیر کالونی، کراچی

فوائد و خواص دعائے منظوم

جو مومن کہ باعتقاد درست اور توجہ قلب سے باطہارت بعد نماز اس خمسۂ متبرکہ کو پڑھے تو فوائد مندرجہ ذیل پر کامیاب ہو۔

رضائے الہی، صفائے باطن، روشنی دل، دفع وسوسۂ شیطان، نجات آتش دوزخ سے داخل ہونا جنت میں، اجابت دعا، ترقی دولت، وسعت رزق، ادائیگی قرضہ سے، حفاظت شر دشمن سے، پناہ ظلم بادشاہ جابر سے، دفع امراض جملہ اقسام، خوشحالی، دفع تنگدستی۔ غرض کہ فوائد اس کے تحریر سے باہر ہیں۔

يَا سَامِعَ الدُّعَاءِ ن وَيَا فَاطِرَ السَّمَاءِ
ا
وَيَا دَائِمَ الْبَقَاءِ ن وَيَا وَاسِعَ الْعَطَاءِ
لِذِي الْفَاقَةِ الْعَدِيْمِ

وَيَا عَالِمَ الْغُيُوْبِ ن وَيَا سَاتِرَ الْعُيُوْبِ
ب
وَيَا غَافِرَ الذُّنُوْبِ ن وَيَا كَاشِفَ الْكُرُوْبِ
عَنِ الْمُرْهِقِ الْكَظِيْمِ

وَيَا فَائِقَ الصِّفَاتِ ن وَيَا مُخْرِجَ النَّبَاتِ
ت
وَيَا جَامِعَ الشَّتَاتِ ن وَيَا مُنْشِئَ الرُّفَاتِ
مِنَ الْاَعْظُمِ الرَّمِيْمِ

وَيَا مُنْزِلَ الْغِيَاثِ ن مِنَ الدُّلَّجِ الْحِثَاثِ
ث
عَلَى الْحَزْنِ وَالدِّمَاثِ ن إِلَى الْجُوَّعِ الْغِرَاثِ
مِنَ الْهَزْمِ الرَّزُوْمِ

وَيَا خَالِقَ الْبُرُوْجِ ن سَمَاءً ابْلَا فُرُوْجٍ
ج
مَعَ اللَّيْلِ ذِي الْوُلُوْجِ ن عَلَى الضَّوْءِ ذِي الْمُلُوْجِ
يُغَشِّي سَنَا النُّجُوْمِ

اے کہ سنتا ہے تو دلوں کی دعا
اے کہ تو نے کئے ہیں خلق سما
تو ہے باقی ترے لئے ہے بقا
وسعتوں پر ہے تیرا دستِ عطا

بہرِ ہر بے نوا و زار و یتیم

عالم و راز دار رمزِ غیوب
ساترِ و عیب پوش جملہ عیوب
غافر و پردہ دارِ رجسِ ذنوب
کاشفِ رنج و غم جلائے کُروب

دافعِ ابتلائے قلبِ کظیم.

تو ہے اعلیٰ، بلند تیرے صفات
تو اُگاتا ہے بحر و بر سے نبات
نام تیرا ہے جامعِ اشتات
ذرّہ ذرّہ کو دی ضیا، حیات

زندہ کر دی ہیں استخوانِ رمیم

ابرِ رحمت سے ہے نزولِ غیاث
ہے ہواؤں پہ بادلوں کا اثاث
سخت اور نرم خاک کی میراث
ہیں شکم سیر کل ذکور و اناث

ابر آئینہ دار لطفِ عمیم

خلق فرما دیئے ہیں بارہ بروج
آسماں میں نہیں شگاف و فروج
ظلمتوں سے دیا ہے شب کو عروج
کشور نور پر وہ اس کا خروج

آئی تاروں پہ چھائی مثلِ غنیم

وَيَا فَالِقَ الصَّبَاحِ وَيَا فَاتِحَ النَّجَاحِ
وَيَا مُرْسِلَ الرِّيَاحِ بُكُورًا مَعَ الرَّوَاحِ
فَيَنْشَانَ بِالْغُيُوْمِ

وَيَا مُرْسِيَ الرَّوَاسِخِ أَوْتَادُهَا الشَّوَامِخِ
فِيْ أَرْضِهِ السَّوَاخِ أَطْوَادُهَا الْبَوَاذِخِ
مِنْ صُنْعِهِ الْقَدِيْمِ

وَيَا هَادِيَ الرَّشَادِ وَيَا مُلْهِمَ السَّدَادِ
وَيَا رَازِقَ الْعِبَادِ وَيَا مُحْيِيَ الْبِلَادِ
وَيَا فَارِجَ الْغُمُوْمِ

وَيَا مَنْ بِهِ أَعُوْذُ وَيَا مَنْ بِهِ أَلُوْذُ
وَمَنْ حُكْمُهُ النُّفُوْذُ فَمَا عَنْهُ لِيْ شُذُوْذُ
تَبَارَكْتَ مِنْ حَلِيْمِ

وَيَا مُطْلِقَ الْأَسِيْرِ وَيَا جَابِرَ الْكَسِيْرِ
وَيَا مُغْنِيَ الْفَقِيْرِ وَيَا غَاذِيَ الصَّغِيْرِ
وَيَا شَافِيَ السَّقِيْمِ

کہتے ہیں تہجد کو فالق الاصباح
کامیابی کے باب کا فتّاح

ہیں ہوائیں نشاط کی مفتاح
صبح و شام آئیں لے کے خیر و فلاح

دوش پر ابر ہے متاعِ ضخیم

کوہساروں کو کر دیا راسخ
ان کی میخیں رفیع اور شامخ

سنگلاخی کا کون ہے ناسخ
ٹیلے گویا پہاڑ ہیں باذخ

تیری صنعت کا ارتقا ہے قدیم

رہنما راہ بر ترا ارشاد
صائب الہام منتہائے مراد

عدل سے بانٹتا ہے رزقِ عباد
تیرے دم سے ہے زندگیِ بلاد

دافعِ درد و رنجہائے الیم

یا الٰہی! تری پناہ و معاذ
میرا ملجا مرا مقام و ملاذ

تیرے فرمان و حکم کا ہے نفاذ
ہوں جو اس سے جدا محال اور شاذ

ہے کرم تیرا بردبار و حلیم

تو نے آزاد کر دیئے ہیں اسیر
جوڑ دیں ہڈیاں شکستہ کثیر

کر دیئے ہیں غنی ہزاروں فقیر
تو ہے روزی رسانِ طفلِ صغیر

ہیں شفایاب فرش گیر و سقیم

ز

وَيَا مَنْ بِهٖ اِعْتِزَازِ ـ وَيَا مَنْ بِهٖ اِحْتِرَازِ

مِنَ الذُّلِّ وَالْمَخَازِ ـ وَالْاٰفَاتِ وَالْمَرَازِ

اَعِذْنِيْ مِنَ الْهُمُوْمِ

س

وَمِنْ جِنَّةٍ وَّاِنْسٍ ـ لِذِكْرِ الْمَعَادِ مُنْسٍ

لِلْقَلْبِ عَنْهُ مُقْسٍ ـ وَمِنْ شَرِّ غَيِّ نَفْسٍ

وَشَيْطَانِهَا الرَّجِيْمِ

ش

وَيَا مُنْزِلَ الْمَعَاشِ ـ عَلَى النَّاسِ وَالْمَوَاشِ

وَالْاِفْرَاخِ فِي الْعَيَاشِ ـ مِنَ الطُّعْمِ وَالرِّيَاشِ

تَقَدَّسْتَ مِنْ عَلِيْمٍ

ص

وَيَا مَالِكَ النَّوَاصِ ـ لِلْمُطِيْعَاتِ وَالْعَوَاصِ

فَمَا عَنْهُ مِنْ مَّنَاصٍ ـ لِلْعَبْدِ وَّلَا خَلَاصٍ

لِمَاضٍ وَّلَا مُقِيْمٍ

ض

وَيَا خَيْرَ مُسْتَعَاضٍ ـ لِمَحْضِ الْيَقِيْنِ رَاضٍ

بِمَا هُوَ عَلَيْهِ قَاضٍ ـ مِنْ اَحْكَامِهِ الْمَوَاضِ

تَعَالَيْتَ مِنْ حَكِيْمٍ

تونے بخشا ہے مجھے بڑا اعزاز
حرزِ جوشن بنا بہر انداز
مجھ کو رسوا کیا نہ بندہ نواز
چھٹ گئی ظلمتِ بلائے دراز
رنج و غم سے نجات بخش کریم

مجھ تک آئے نہ شرِّ جن و اناس
آئے گر ذکر اخروی سے ہو یاس
ڈال دیتا ہے دل میں خبط قیاس
شرِّ نفسِ غوی نہ آئے پاس
دور ہو ہر بدیِ دیوِ رجیم

ہو گیا ضامنِ نزولِ معاش
آدمی، چار پائے، سب خوش باش
آشیانوں میں چوزے ہیں بشاش
پا گئے بال و پر بہ دانہ و آش
ربّ قدوس تیری ذات علیم

مالکِ قسمتِ عوام و خواص
زیرِ فرماں ہے ہر مطیع، ہر عاص
تیرے اعدا ہوں یا کہ با اخلاص
حکم سے یاں نہیں کسی کو خلاص
خواہ ماضی ہوں یا یہ حال مقیم

بدلہ دینے میں ہے بڑا فیّاض
بخشے محضِ یقیں سے نکھرے ریاض
تیرے احکامِ جاریہ کی بیاض
جاری کرتی ہے مصلحت کے حیاض
تیری حکمت نمودِ شانِ حکیم

ط

وَيَا مَنْ بِنَا مُحِيطٌ وَعَنَّا الْأَذَى يُمِيطُ

وَمَنْ مُلْكِهِ الْبَسِيطُ وَمَنْ عَدْلِهِ الْقَسِيطُ

عَلَى الْبِرِّ وَالْأَثِيمِ

ظ

وَيَا رَائِيَ اللُّحُوظِ وَيَا سَامِعَ اللُّفُوظِ

وَيَا قَاسِمَ الْحُظُوظِ بِإِحْصَائِهِ الْحَفِيظِ

بِعَدْلٍ مِنَ الْقَسِيمِ

ع

وَيَا مَنْ هُوَ السَّمِيعُ وَمَنْ خَلْقُهُ الْبَدِيعُ

وَمَنْ عَرْشُهُ الرَّفِيعُ وَمَنْ جَارُهُ الْمَنِيعُ

مِنَ الظَّالِمِ الْغَشُومِ

غ

يَا مَنْ حَبَا فَأَسْبَغَ مَا قَدْ حَبَا وَسَوَّغَ

وَيَا مَنْ كَفَى وَبَلَّغَ مَا قَدْ كَفَا وَأَفْرَغَ

مِنْ مَنِّهِ الْعَظِيمِ

ف

وَيَا مَلْجَأَ الضَّعِيفِ وَيَا مَفْزَعَ اللَّهِيفِ

تَبَارَكْتَ مِنْ لَطِيفٍ رَحِيمٍ بِنَا رَؤُفٍ

خَبِيرٍ بِنَا كَرِيمِ

تو نے گھیرا ہے تو ہے ہم پہ محیط — عفو افراط یا کہ ہو تفریط
مالک الملک تیرا ملک بسیط — عدل میں بے عدیل تو ہے قسیط
تیرا انصاف نیک و بد پہ تویم

سب اشارے کنائے ہیں ملحوظ — اور سنتا ہے کل حروف و لفوظ
بانٹ دیتا ہے سب کے حصے حظوظ — تیرے احصا میں کل حصص محفوظ
عدل پر ہے عطاؤں کی تقسیم

دل کی سنتا ہے بات ایسا سمیع — زیب دیتا ہے تجھ کو عرشِ رفیع
تیری مخلوق کل عجیب و بدیع — تیرا ہمسایہ ہے قوی و منیع
ظلم ظالم سے بے خطر ہے ندیم

تو نے بخشا ہے وہ کرم کا ایاغ — اوج پر آیا آرزو کا دماغ
کام تیرا کفایت اور بلاغ — فیضِ کافی سے مل گیا ہے فراغ
تیرا احسان بالیقیں ہے عظیم

ملجا و مامنِ ضعیف و نحیف — مرجع و مفزع وضیع و شریف
تیرا کردار ہے عفیف و نظیف — رحم کر مجھ پہ اے رؤف و لطیف
باخبر مجھ سے تیری ذاتِ کریم

وَيَا مَنْ قَضَى بِحَقٍّ (ق) عَلَى نَفْسِ كُلِّ خَلْقٍ
وَفَاتًا بِكُلِّ أُفُقٍ (ن) فَمَا يَنْفَعُ التَّوَقِّ

مِنَ الْمَوْتِ وَالْحُتُوْمِ

تَرَانِيْ وَلَا أَرَاكَ (ک) وَلَا رَبَّ لِيْ سِوَاكَ
فَقُدْنِيْ إِلَى هُدَاكَ (ن) وَلَا تُغْشِنِيْ رِدَاكَ

بِتَوْفِيْقِكَ الْعَصُوْمِ

وَيَا مَعْدِنَ الْجَلَالِ (ل) وَذَا الْعِزِّ وَالْجَمَالِ
وَذَا الْكَيْدِ وَالْمِحَالِ (ن) وَذَا الْمَجْدِ وَالْفِعَالِ

تَعَالَيْتَ مِنْ رَحِيْمٍ

اَجِرْنِيْ مِنَ الْجَحِيْمِ (م) وَمِنْ هَوْلِهَا الْعَظِيْمِ
وَمِنْ عَيْشِهَا الذَّمِيْمِ (ن) وَمِنْ حَرِّهَا الْمُقِيْمِ

وَمِنْ مَآءِهَا الْحَمِيْمِ

وَاَصْحِبْنِيَ الْقُرْاٰنَ (ن) وَاَسْكِنِّيَ الْجِنَانَ
وَزَوِّجْنِيَ الْحِسَانَ (ن) وَنَاوِلْنِيَ الْاَمَانَ

اِلٰى جَنَّةِ النَّعِيْمِ

تجھ کو حکم قضا کا استحقاق　　کیوں نہ ہو خلق پر کہ ہے خلاق
موت کی زد میں آگئے آفاق　　کیا بچائیں گے یہ بروج و رواق
خم اجل کے لئے سرِ تسلیم

تو مجھے دیکھتا ہے ہوں غمناک　　ہے فقط تو ہی میرا ربِّ پاک
مجھ کو رُشد و ہُدیٰ کا دے ادراک　　ہو نہ جاؤں کہیں تباہ و ہلاک
اپنی توفیق کر شریک و سہیم

چھا رہا ہے دلوں پہ تیرا اجلال　　صاحبِ عظمت و وقار و جمال
تیری تدبیر کی مثال محال　　تو ہے ذالمجد و الکرمُ متعال
عالی القاب، ذاتِ ربّ رحیم

ہاں بچانا، بپھر رہا ہے جحیم　　اس کی ہیبت کا دغدغہ ہے عظیم
زندگیِ جحیم سخت ذمیم　　آگ اس کی سدا رہے گی مقیم
الاماں! الحذر ز آبِ حمیم

بخش مجھ کو تلاوتِ قرآں　　کر عطا قصر روضۂ رضوان
حوروں سے ازدواج کر یزداں!　　فضل سے دے مقامِ امن و اماں
مجھ کو کردے عطا تو باغِ نعیم

اِلٰی نِعْمَةٍ وَّلَهْوٍ — بِغَیْرِ اسْتِمَاعِ لَغْوٍ
وَلَا بِادِّکَارِ شَجْوٍ — وَلَا بِاعْتِدَادِ شَکْوٍ
سَقِیْمٍ وَّلَا کَلِیْمٍ

اِلَی الْمَنْظَرِ النَّزِیْهِ — الَّذِیْ لَا لُغُوْتَ فِیْهِ
هَنِیْئًا لِّسَاکِنِیْهِ — فَطُوْبٰی لِعَامِرِیْهِ
ذَوِی الْمَدْخَلِ الْکَرِیْمِ

اِلٰی مَنْزِلٍ تَعَالٰی — بِالْحُسْنِ قَدْ تَلَالَا
بِالنُّوْرِ قَدْ تَوَالَا — تَلَقّٰی بِهِ الْجَلَالَا
قَدْ حُفَّتْ بِالنَّسِیْمِ

اِلَی الْمَفْرَشِ الْوَطِیِّ — اِلَی الْمَلْبَسِ الْبَهِیِّ
اِلَی الْمَطْعَمِ الشَّهِیِّ — اِلَی الْمَشْرَبِ الْهَنِیِّ
مِنَ السَّلْسَلِ الْخَتِیْمِ

یَا اِلٰہَ الْوَلِیِّ — صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ
وَاٰلِهِ التَّقِیِّ — اِرْحَمْ عَلَی الْعَلِیِّ
بِاِحْسَانِکَ الْقَدِیْمِ

ہو فراوانئ نعیم و لہو　　گوش زد ہو کبھی نہ قولِ لغو
نقشِ غم لوحِ دل سے کردے محو　　ہو نہ شکوہ کبھی بہ طورِ سہو

ہوں نہ مجروح اور نہ ہوں میں سقیم

کل نظارے دکھا حسین ووجیہہ　　ماندگی، کاہلی سے پاک و نزیہہ
رہنے والوں کو ہیں وہ خلد شبیہہ　　شاد آباد ہیں جہاں پہ فقیہہ

اہلِ ایماں کا ہے مقامِ کریم

وہ مقامِ سکون ہے بالا　　حسن نے جس کو نور کر ڈالا
ہے تجلّی کی ضو سے اجیالا　　مل گئے واں وہی، کہ ہیں اعلیٰ

ناز سے واں رواں دواں ہے نسیم

نرم بستر ہیں سیج جن پہ سجی　　خلعتیں فاخرہ بہ شانِ شہی
کھانے مرغوب دلپسند سبھی　　سرد مشروب، باغ باغ نہے جی

ساغر خوش گوار، مشکِ ختیم

اے خدا ہر ولی کا تو والی　　ہو نبیؐ پر درود متوالی۔
اور صلوٰۃ، آلِ پاک پر تالی　　رحم فرما علیؑ پہ یا عالی

تیرا احساں، ترا کرم ہے قدیم

مقتل حسین

سید تنویر علی جعفری ابن سید واجد علی مرحوم

۱۲۵/۲ گولیمار — (رضویہ کالونی)
[illegible]
جوبلی - کراچی -

S. T. A. Jafri,
Karachi